S_1996_5_489_493

عدالت عظمیٰ رپوٹس 1996 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

ہیرا

بنام۔

کاستوریبائی اور دیگران

3 ستمبر 1996

این۔ پی۔ سنگھ اور ایس۔ بی۔ مجمدار، جسٹسز۔

مدھیہ بھارت لینڈ ریونیو اینڈ ٹینینسی ایکٹ:

دفعہ 54، 63، 64، 65 - پکے کرایہ دار کی موت - اس کی بیوی کا پکے کرایہ دار بننا - اس کی دوبارہ شادی پر چاہے اس نے اپنا حق کھو دیا ہو - منعقد کیا گیا، ہاں کرایہ داری ایکٹ توضیعات جو جانشینی ایکٹ - جانشینی ایکٹ کی دفعہ 4 کے حد سے زیادہ اثر سے نظر انداز یا ختم نہیں کی گئیں۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1988 کی دیوانی اپیل نمبر 3968۔

مدھیہ پردیش عدالت عالیہ کے 1976 کے ایس۔ اے نمبر 61 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے کے۔ این۔ شکلا اور ایس۔ کے۔ گمبھیر۔

جواب دہندگان کے لیے این۔ این۔ گوسوامی، محترمہ اندو گوسوامی، ساکیش کمار اور ایس۔ کے۔ اگنیہوتری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

یہ اپیل مدعا علیہ کی جانب سے زیر بحث مقدمے میں دائر کی گئی ہے۔ مدعا علیہ نمبر 1 اور (اس کے بعد 'مدعا علیہان' کے طور پر حوالہ دیا جائے گا) نے مذکورہ بالا دعویٰ کرنے والے کے لیے دائر کیا کہ 12 نومبر 1960 کو ان کی والدہ (مدعا علیہان نمبر 3) کی طرف سے اپیل کنندہ کے حق میں انجام دیا گیا رجسٹرڈ بیعنامہ غلط تھا کیونکہ اس تاریخ کو زیر بحث زمینوں پر اس کا کوئی حق نہیں تھا۔ جواب دہندگان کی جانب سے یہ دعویٰ کیا گیا کہ ان کے والد کی موت کے بعد ان کی والدہ، خمن سنگھ نے سال 1958 میں کسی وقت دوبارہ شادی کی اور اس وجہ سے انہوں نے ان زمینوں کا حق ضبط کر لیا جو انہیں بطور بیوہ منتقل کر دی گئی تھیں۔

اس بات پر کوئی اختلاف نہیں ہے کہ جواب دہندگان کے والد کھمن سنگھ کھاتہ نمبر 27 میں 23 بیگھ

زمین کے سلسلے میں پکا کرایہ دار تھے جو کہ متنازعہ موضوع ہے۔ ہندو جانشینی ایکٹ (جسے اس کے بعد 'جانشینی ایکٹ' کہا جاتا ہے) کے نافذ ہونے سے پہلے سال 1955-56 میں کچھ وقت کے لیے ان کا انتقال ہو گیا۔ جواب دہندگان کے مطابق، ان کی والدہ مدھیہ بھارت لینڈ ریونیو اینڈ ٹیننسی ایکٹ (جسے اس کے بعد 'ٹیننسی ایکٹ' کہا جائے گا) توضیعات کے تحت اپنے والد کی موت کے بعد پکا کرایہ دار بن گئی تھیں، لیکن چونکہ انہوں نے سال 1958 میں دوبارہ شادی کی، اس لیے انہوں نے پکا کرایہ دار کا حق ضبط کر لیا اور اس طرح وہ 12 نومبر 1960 کو اپیل کنندہ کے حق میں رجسٹرڈ بیعنامہ کے بذریعے اراضی منتقل نہیں کر سکتی تھیں۔ جواب دہندگان نے منتقلی پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ دوبارہ شادی کے بعد کرایہ داری قانون توضیعات کے تحت، ان کی والدہ نے زیر بحث زمینوں پر اپنا حق ضبط کر لیا، اور ایسی زمینیں جواب دہندگان کو منتقل کر دی گئیں۔

ٹرائل کورٹ نے مقدمے کا فیصلہ دیتے ہوئے کہا کہ مدعا علیہان کی ماں کا کرایہ داری قانون توضیعات کے پیش نظر دوبارہ شادی کرنے کے بعد زیر بحث زمینوں پر کوئی حق، حق یا مفاد نہیں ہے۔ اپیل عدالت اور عدالت عالیہ نے اپیل کنندہ کی جانب سے دائر دوسری اپیل کو مسترد کر کے اس نتیجے کی تصدیق کی۔ اپیل کنندہ کے مطابق، مدعا علیہ نمبر 3 کے طور پر، جواب دہندگان کی ماں، جانشینی ایکٹ کے نافذ ہونے کے بعد اپنے قبضے میں موجود جائیداد کے سلسلے میں مطلق مالک بن گئی تھی، وہ اپیل کنندہ کو ایک درست حق سے آگاہ کر سکتی تھی۔

جانشینی ایکٹ کی دفعہ 4 مندرجہ ذیل ہے:

.4" ایکٹ کا غالب اثر۔

(1) محفوظ کریں جیسا کہ اس ایکٹ میں واضح طور پر فراہم کیا گیا ہے۔

(a) ہندو قانون کا کوئی متن، قاعدہ یا تشریح یا اس ایکٹ کے آغاز سے فوراً پہلے نافذ اس قانون کے حصے کے طور پر کوئی رواج یا استعمال کسی بھی معاملے کے سلسلے میں اثر انداز نہیں ہوگا جس کے لیے اس ایکٹ میں التزام کیا گیا ہے۔

(b) اس ایکٹ کے آغاز سے فوراً پہلے توضیعات کوئی دوسرا قانون ہندوؤں پر اس حد تک لاگو نہیں ہوگا جب تک کہ وہ اس ایکٹ میں موجود کسی بھی شق سے مطابقت نہیں رکھتا ہے۔

(2) شکوک و شبہات کو دور کرنے کے لیے یہ اعلان کیا جاتا ہے کہ اس ایکٹ میں شامل کوئی بھی چیز فی الحال نافذ کسی بھی قانون توضیعات کو متاثر نہیں کرے گی جو زرعی اراضی کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی روک

تھام یا حچھت کے تعین یا ایسی اراضی کے سلسلے میں کرایہ داری کے حق کی منتقلی کے لیے فراہم کی گئی ہو۔

سادہ پڑھنے پر ذیلی دفعہ (1) جانشینی ایکٹ توضیعات کو ایک غالب اثر دیتی ہے۔ لیکن دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (2) پروویسو یعنی ذیلی دفعہ (1) سے مستثنیٰ ہے۔ اس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ مذکورہ ایکٹ میں شامل کوئی بھی چیز فی الحال نافذ کسی بھی قانون توضیعات کو متاثر نہیں کرے گی۔

(i) زرعی ملکیت کے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کی روک تھام کی فراہمی؛

(ii) حچھت کے تعین کے لیے؛

(iii) ایسی ملکیتوں کے سلسلے میں کرایہ داری کے حقوق کی منتقلی کے لیے؛

جواب دہندگان کے مطابق جانشینی ایکٹ کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (2) کی وجہ سے جانشینی ایکٹ توضیعات کا کرایہ داری ایکٹ توضیعات پر غالب اثر نہیں پڑے گا۔ کرایہ داری قانون توضیعات کے تحت، دوبارہ شادی کے بعد دفعہ 82 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 83 کی وجہ سے پکا کرایہ دار کا حق جو جواب دہندگان کی ماں کو منتقل ہوا تھا، خمن سنگھ یعنی جواب دہندہ کے وارثوں کو منتقل کر دیا گیا۔

دفعہ 83 فراہم کرتا ہے:

.83" بیوہ، ماں، بیٹی وغیرہ کے طور پر دلچسپی رکھنے والی عورت کے معاملے میں جانشینی۔

(1) جب کوئی پکا کرایہ دار جس کو بیوہ، ماں، سوتیلی ماں، باپ کی بطور بیوہ، ماں غیر شادی شدہ بیٹی یا غیر شادی شدہ بہن یا باپ کی ماں کے طور پر کسی ہولڈنگ میں دلچسپی وراثت میں ملی ہو یا اس کی شادی ہو جائے تو ہولڈنگ میں اس کے حقوق آخری مرد پکا کرایہ دار کے قریب ترین زندہ بچ جانے والے وارث (اس طرح کے وارث کا تعین دفعہ 82 توضیعات کے مطابق کیا جا رہا ہے) کو منتقل ہو جائیں گے۔

(2) ذیلی دفعہ (1) میں کچھ بھی دفعہ 84 توضیعات کے تحت کسی بھی ہولڈنگ میں دلچسپی حاصل کرنے والے شخص پر لاگو نہیں ہوگا۔

(زور دیا گیا)

دفعہ 83 کے پیش نظر جب بھی کوئی بیوہ جس نے پکا کرایہ دار کا حق وراثت میں حاصل کیا ہو، جیسا کہ موجودہ معاملے میں، جواب دہندگان کی ماں، اگر دوبارہ شادی کرتی ہے تو ہولڈنگ میں اس کا حق آخری مرد پکا کرایہ دار کے قریب ترین زندہ بچ جانے والے وارث کو منتقل ہو جائے گا۔ کرایہ داری قانون کی دفعہ 82 کسی مرد پکا کرایہ دار کی موت پر حق کی منتقلی کا طریقہ تجویز کرتی ہے۔ اگرچہ دفعہ 82 اس وقت متاثر ہوتی ہے جب کوئی پکا کرایہ دار مر جاتا ہے لیکن خود دفعہ 83 کے پیش نظر جس میں مذکورہ دفعہ 82 کا حوالہ دیا گیا ہے، کسی

بیوہ کی شادی کی صورت میں سود کی منتقلی کے مقصد سے، دفعہ 82 اس معاملے میں بھی لاگو ہوگی جہاں بیوہ دوبارہ شادی کرتی ہے۔ دفعہ 82 میں بتائے گئے وارثوں کی کلاسوں میں سے شادی شدہ بیٹیوں کو کلاس III کے وارث کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔

یہ ایک تسلیم شدہ موقف ہے کہ موجودہ معاملے میں، کلاس I یا کلاس II کا کوئی وارث نہیں ہے۔ اس طرح، ماں کی دوبارہ شادی کے بعد، دفعہ 82 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 83 کی وجہ سے، پکا کرایہ داری کا حق کھمن سنگھ کے وارثوں یعنی مدعا علیہ کو منتقل کیا گیا سمجھا جائے گا۔

اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل وکیل اس موقف کا مقابلہ نہیں کر سکے کہ کرایہ داری قانون کی دفعہ 82 اور 83 کے پیش نظر اور جواب دہندگان کی ماں کی دوبارہ شادی کی وجہ سے، پکا کرایہ داری کا حق جو جواب دہندگان کی ماں کو وراثت میں ملا تھا، جواب دہندگان کو منتقل کر دیا گیا۔ تاہم، انہوں نے دعوی کیا کہ جانشینی ایکٹ کی دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (2) اس طرح کی منتقلی کا احاطہ نہیں کرے گی کیونکہ متعلقہ زمین پر پکا کرایہ دار کا حق دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (2) کے معنی میں کرایہ داری کا حق نہیں ہے۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کے مطابق، پکا کرایہ دار 'بھومی سوامی' ہوتا ہے۔ تاہم، اپیل کنندہ کی طرف سے پیش ہوئے فاضل وکیل، مسٹر شکلا نے بہت منصفانہ طور پر نشاندہی کی کہ یہ صورتحال 1959 میں مدھیہ پردیش لینڈ ریونیو کوڈ 1959 کے نفاذ سے نافذ ہوگی۔ کوئی بھی شق جو سال 1958 میں مدعا علیہان کی ماں کی دوبارہ شادی کے بعد نافذ کی گئی تھی، اس معاملے پر حکومت نہیں کرے گی۔ مانا جاتا ہے کہ مدعا علیہان کی ماں نے مدھیہ پردیش لینڈ ریونیو کوڈ کے نافذ ہونے سے پہلے 1958 میں دوبارہ شادی کی تھی۔ اس تاریخ کو یہ سمجھا جائے گا کہ وہ ان زمینوں کی پکہ کرایہ دار تھی جو متنازعہ موضوع ہیں۔ اس طرح کے حق کی منتقلی کا سوال مذکورہ بالا کرایہ داری قانون توضیعات کے تحت ہوگا۔

دفعہ (vii)54 جس میں پکا کرایہ دار کی وضاحت کی گئی ہے، دفعہ 63 جس میں پکا کرایہ دار کو کرایہ ادا کرنے کی ضرورت ہوتی ہے، اور دفعہ 64، 65، (3)66 اور 79 کے محض حوالے سے یہ ظاہر ہوگا کہ پکا کرایہ دار بھی کرایہ دار ہے۔ وہ مذکورہ بالا کرایہ داری ایکٹ میں مقرر کردہ قانونی شرائط وضوابط پر زیر بحث زمین رکھتا ہے۔ اس پس منظر میں، مرد مالک کی موت کے بعد، کھمن سنگھ کا زیر بحث زمینوں میں اس کا پکا کرایہ داری کا حق جواب دہندگان کی ماں کو منتقل کر دیا گیا۔ جب جواب دہندگان کی ماں دوبارہ شادی کرے گی تو بھی یہی حالت ہوگی۔ دفعہ 82 کے ساتھ پڑھے جانے والے مذکورہ کرایہ داری قانون کی دفعہ 83 کی وجہ سے یہ سمجھا جائے گا کہ جواب دہندگان کی ماں کا پکا کرایہ داری کا حق جواب دہندگان کو منتقل کیا گیا

ہے۔ایک بار جب یہ قرار دیا جاتا ہے کہ مدعاعلیہان پر زیر بحث ملکیت کے سلسلے میں کرایہ داری کے حق کی منتقلی سال 1958 میں ہوئی تھی تو ان کی والدہ (مدعاعلیہان نمبر 3) 12 نومبر 1960 کو اپیل گزار کے حق میں رجسٹرڈ سیل ڈیڈ پر عمل درآمد نہیں کر سکتی تھیں۔

جانشینی ایکٹ کے دفعہ 4 کی ذیلی دفعہ (2) کی وجہ سے مذکورہ بالا کرایہ داری ایکٹ توضیعات کو جانشینی ایکٹ کے غالب اثر سے ختم یا ختم نہیں سمجھا جائے گا۔ ہمارے مطابق، ٹرائل عدالت، عدالت آف اپیل اور عدالت عالیہ صحیح طور پر اس نتیجے پر پہنچے کہ سال 1960 میں مدعاعلیہ نمبر 3، مدعاعلیہان کی ماں کا زیر بحث جائیدادوں پر کوئی حق، حق یا مفاد نہیں تھا۔اس کے مطابق، اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اسے مسترد کر دیا جاتا ہے۔بنہ اخراجات کے۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Sheikh Javiad Alam
I am the author of this document

15.07.24